یہہ اخبار
صداقت آثار
ہفتہ وار پنجشنبہ کو شائع
ہوتا ہے قیمت اسکی پیشگی خاص
و عام سے بلا محصول ۴ روپیہ اور
معہ محصول ۴/۸ سالانہ مقرر ہے
کارسپانڈنٹوں کو اخبار مفت
دیا جاتا ہے - بشرطیکہ مضمون
ہفتہ وار
بھیجیں

پنجاب نور افشاں لودیانہ

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

بلا درخواست
کسی صاحب
کی خدمت میں یہہ اخبار
روانہ نہیں ہوتا جن خریداروں
کو یہہ اخبار بند کرنا ہو وہ بذریعہ
کارڈ اطلاع دیں اخبار واپس نہ فرماویں
مضامین مفید عام مفت شائع
ہوتے ہیں اشتہارات
فی سطر
۲/

نمبر ۴۳ مطبوعہ ۲۷ - اکتوبر ۱۸۸۷ء بروز پنجشنبہ جلد ۱۵

نور افشاں

مطبوعہ ۲۷ - اکتوبر ۱۸۸۷ بروز پنجشنبہ

نئی تصنیفات

نمبر ۱ ویدمذہب پہلا حصہ پادری - جی - ایل ٹھاکر داس صاحب کی نادر تصانیف میں سے یہہ ایک تصنیف ہے جو حال میں مشن پریس لودیانہ سے چھپ کر شائع ہوئی ہے جسمیں پادریصاحب ممدوح نے اسبات کو ثابت کیا ہے کہ حال کا دیانندی آریہ مذہب وید کا مذہب نہیں ہے - اصل وید مذہب جو ہے کب اسکا آغاز ہوا - اور کہانسے نکلا - پادریصاحب نے نہایت قوی دلائل سے ہندو ایرانی مذہب سے ویدمذہب کو ملا دیا ہے وید کے اور ژنداوستا کے مضامین آپسمیں ملاکر دکھا دیا ہے کہ اصل میں بنیاد انکی ایک ہے - اور جو کچھہ آپسمیں نقیض امور ہیں انکا سبب بھی بخوبی ظاہر کر دیا ہے - اپنے دعوی میں براہین قاطع ایسے پیش کئے ہیں کہ ضرور تسلیم کرنا پڑتا ہے مصنف نے سچ پوچھو تو دیانندیوں پر بڑا احسان کیا ہے کیونکہ جو کام انسے نہو سکا آپ نے کر کے دکھلا دیا ہے - اگر غور سے دیکھا جاوے تو ہر ایک صاحب تمیز معلوم کر سکتا ہے کہ دیانندی ابھی تک ویدوں کی ابجد سے بھی واقف نہیں - وہ وید کی اصلیت سے مطلق ناواقف ہیں پادریصاحب نے ایک بڑی مشکل انکے لئے حل کر دی ہے ہمیں امید ہے کہ پادریصاحب اسکا دوسرا حصہ بھی جلدی شائع کرینگے ہر ایک دیانندی کو جو وید کا دم بھرتے ہیں یہہ رسالہ ضرور دیکھنا چاہئے - کیونکہ یہہ نہ صرف قابل دید بلکہ مفید بھی ہے - اسکو ویدمذہب کی کلید سمجھنا چاہئے +

یہہ رسالہ ۹۴ صفحہ پر بہمہ وجوہ خوشخط چھپ کر تیار ہے - فی جلد ۸ آنہ بلا محصول معہ محصول ۹ر نقد بھیجنے پر پادری ٹھاکر داس صاحب گجرانوالہ سے دستیاب ہو سکتا ہے - زیادہ جلدوں کے خریدار کو محصول میں کفایت ہوگی پچاس جلد کے خریدار کو محصول معاف ہوگا چونکہ مصنف نے صرف پانسو جلدیں چھپوائی ہیں - لہذا شائقین کو جلدی خرید لینا چاہئے - بک جانے پر محروم رہجاوینگے -

نمبر ۲ لکچر نمبر ۶ اصول و تعلیم آریہ سماج - یہہ لکچر ڈاکٹر ایچ - ایم کلارک صاحب کے لکچروں کا چھٹا نمبر ہے - اسمیں صرف قربانی (یگ) کی تعلیم کا ذکر ہے - جو ویدوں میں دی گئی ہے - اسمیں ویدوں کے باہر کسی بات کا ثبوت نہیں دیا گیا - صرف ویدوں کے منتر اور سوکت وغیرہ کے حوالہ دیکر اور برہمنا وغیرہ سے ثبوت دیکر ثابت کیا ہے کہ ویدوں میں گائے بچھڑے بھینس کی قربانی کا عام طور پر حکم ہے - اور زمانہ وید میں اسپر عمل کیجاتا تھا - نہ صرف حیوانوں کی قربانی کا ذکر ہے - بلکہ پرجاپتی کے لئے انسان کی قربانی کا بھی ذکر ہے - اسکے ثبوت میں انہوں نے ۸ طرح کی انسانی قربانی کا ذکر کیا ہے - سب ناظرین اسپر تعجب کرینگے - کہ وید اور انسانی قربانی - حالانکہ اس زمانہ کے دیانندی حیوانی قربانی کے مانع ہیں - مگر یہہ باتیں صرف ناواقفی کی دلیل ہیں - ورنہ ویدوں میں سب کچھہ ہے - یہہ وحشیانہ اور بیرحمانہ انسانی قربانی کا کھلا کھلا بیان ہے - ہر ایک دیانندی اور دوسرے محققوں کو تو ضرور یہہ لکچر غور سے پڑھنا چاہئے - کیونکہ اسوقت دیانندی لوگ دکھلانیکے دانت اور ہیں اور کھانیکے اور - جنسے وہ خود بھی واقف ہیں - انکی سب حجتیں صرف ناواقفی کو ثابت کرتی ہیں - یہہ لکچر انگریزی میں پہلے شائع ہو چکا تھا - اب اسکا ترجمہ ۸۰ صفحہ پر چھپکر تیار ہے قیمت ہمیں اسکی معلوم نہیں - لیکن امرتسر ڈاکٹر کلارک صاحب کی معرفت دستیاب ہو سکتا ہے - انہوں نے ہمارے پاس ہدیہ ایک جلد بھیجدی - مگر قیمت سے ہمکو مطلع نہیں فرمایا - اسکے ترجمہ اور صحت کے متعلق ہمیں کچھہ شکایت ہے کاغذ عمدہ ہے خوشخط ہے چھپائی بھی اچھی ہے - مگر مصحح کی بے پروائی سے غلطیاں کئی

ایک رہ گئی ہیں سو یہ صرف مصحح کے ذمہ ہم لگاتے ہیں نہ ڈاکٹر صاحب کا اسمیں کچھ قصور نہیں۔ ترجمہ میں بعض جگہہ تعقید لفظی عبارت مجردی ہی جو ناموزون معلوم ہوتی ہی۔ جیسے صفحہ ۹ خلاف محاورہ روزمرہ و بیدروزنہ کلام ہی۔ تو ہم لازم آنکا بھی انکو سالم ہی ایسے ہی بعض اُردو جملہ۔ اغلاط کی بھی دو چار مثالیں یہہ ہیں

	غلط	صحیح
صفحہ ۸ حاشیہ	اڈوا ویریٹس	اڈوا رٹیس
صفحہ ۹ سطر ۱۴	بہت	بیت
″ ۱۱ سطر ۱	بڑا	بُرا
″ ۱۰ سطر ۱۲ و ۱۳	اپنے آپکی	آپکی
″ ۱۹ سطر ۱۶	ڈاکٹر راجیندر لال	ڈاکٹر رجیندر لال
″ ۲۳ سطر ۱	سیکھوں	سیخوں
″ ۲۸ سطر ۵	لونڈوں	مونڈوں یا گنڈھوں

ایسے ہی اور بیسیوں جگہہ ہمارے خیال میں بہتر ہوتا اگر ڈاکٹر صاحب اسکے ساتھ ایک غلطنامہ لگوا دیتے ہمیں امید ہی کہ ڈاکٹر صاحب مصحح ہماری اس نکتہ چینی پر ناراض نہونگے کیونکہ یہہ وہی اور صفحات ہیں آخر میں دیانندیوں کی خدمت میں عرض ہی کہ یا تو اس لیکچر کی باتوں کا ویدوں سے مقابلہ کرو ورنہ زبان بند رکھو۔ اگر یہہ باتیں ویدوں کے مطابق ہیں تو انپر عمل کرو۔ یا ویدوں کو چھوڑ دو پھر وید کا نام لو اور جھوٹ دعوی ست کرو۔ کہ ویدوں میں قربانی نہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے بہت عمدہ اور خوبی کا کام آپکے لئے کر دیا ہی۔ بے اختیار منہہ سے نکلتا ہی کہ (ع) — این کار از تو آید و مردان چنین کنند

نمبر ۲ سرگذشت ملکہ معظمہ قیصر ہند یہہ کتاب لکھنؤ کے پادری ہیڈلی صاحب کی حلیم نے اُردو میں ترجمہ کروائی ہی اس غرض سے کہ ہندوستانی اپنی مہربان ملکہ قیصر ہند کے حالات سے واقف ہوں کیونکہ ہر ملک کی رعایا کو اپنے بادشاہ کے حال سے واقفیت حاصل کرنی چاہئے۔ اس کتاب میں حضور ممدوحہ کی پیدائش سے جوبلی تک کے مختصر حالات ہیں۔ اسمیں ۹ باب ہیں۔ باب اول میں پیدائش و لڑکپن کے حالات مندرج ہیں باب دوم میں جوانی کی سرگذشت کا حال مذکور ہی۔ باب سوم میں کنوارے پن کے حالات مسطور ہیں۔ باب چہارم میں عشق اور شادی کا بیان ہی باب پنجم سلطانی اور خانہ داری کے بیان میں ہی۔ باب ششم انتظام سلطنت کی بابت ہی۔ باب ہفتم مصیبت اور غم کا ہی اسمیں ملکہ کے بیوہ ہونیکا تذکرہ ہی۔ باب ہشتم میں اُن حالات کا ذکر ہی جو بعد وفات شوہر ملکہ کے وقوع میں آئے باب نہم میں حضور ملکہ کے خطابات کا ذکر ہی۔

نہایت عمدہ اور دلچسپ حالات ہیں یہہ کتاب اس لائق ہی کہ زنانہ مدارس کی پڑھائی میں شامل کیجاوے۔ عورتوں کے لئے بہت مفید ہی۔ مدارس نسوان میں ضرور داخل ہونی چاہئے۔ ہر ایک خواندہ مرد یا عورت کو ضرور دیکھنی چاہئے۔

نہایت عمدہ خوشخط ڈمی کاغذ کے ۸۰ صفحہ پر چھپ کر تیار ہوئی ہی قیمت ۳ روپیہ ہی۔ جو صاحب چاہیں۔ اس پتہ پر قیمت بھیجکر منگوالیں لکھنؤ محمود دست پرشن مسز ہیڈلی ایڈیٹر رفیق نسوان +

پنجاب کرسچن ایسوسی ایشن امرتسر

اسوقت نہیں معلوم کہ یہہ ایسوسی ایشن کس حالت میں ہی کیونکہ بہت دنوں سے ہمیں اسکی کچھ خبر نہیں ملی۔ پر معتبر ذریعوں سے اتنا تو ضرور معلوم ہوا ہی کہ اعلیٰ ممبران ایسوسی ایشن ہم سے اور ہمارے کارسپانڈنٹ ڈبیو سے سخت ناراض ہیں۔ وجہہ ناراضگی کی صرف یہہ ہی کہ کیوں ہم اُنکے خیالات کے مخالف ہوئے۔ کیوں ہمنے ہاں میں ہاں نہیں ملا دی۔ بھلا صاحبان ہم پوچھتے ہیں کہ کیا ہمکو اپنی رائے کا اختیار نہیں۔ کیا ہم ایسوسی ایشن کے ممبر نہیں۔ جس بات میں ہمنے قوم کا نقصان دیکھا۔ مخالفت کی ہمنے کسی خاص شخص پر حملہ ہرگز نہیں کیا۔ صرف عام رائے ایسوسی ایشن کے خلاف رائے دی کیا اس آزادی کے زمانہ میں ہر ایک شخص کو اپنی رائے کے اظہار کا اختیار نہیں ؟ اور بحیثیت ایڈیٹر ہونیکے ہمارا فرض ہی کہ ہر ایک بات کے حسن قبح پر خیال رکھیں بالفرض اگر ہماری رائے غلط تھی۔ تو آپ کیوں پیچھے ہٹ گئے اگر انکا منشا اصلاح قوم تھا۔ تو ہماری مخالفت جو صرف خیالات پر تھی۔ اُنکی ہمتوں کو نہیں توڑ سکتی تھی کیونکہ اس کمیٹی کے اصولوں سے تو ہم بالکل متفق تھے۔ اور تاہنوز ہیں کیا ریفارمر لوتھر سخت مخالفت پر بھی اپنے ارادہ سے باز آیا تھا۔ ہرگز نہیں۔ آپ کیوں ناراض ہوتے ہیں ہم نے کچھہ قصور نہیں کیا۔ ہم تو اقرار کرتے ہیں کہ ہم ممبر تھے۔ اور ہیں اور انشاءاللہ رہینگے۔ پر تعجب یہہ ہی کہ آپکے خاص ممبر امرتسر کے جنکا نام نور افشاں میں شائع ہو چکا ہی۔ ممبری سے انکار کرتے ہیں۔ دو ہفتہ ہوئے ہمکو امرتسر جانیکا اتفاق ہوا جس میں ہمنے ایسوسی ایشن کا حال دریافت کیا۔ وہ صاف کانوں پر ہاتھ دھر کہتے تھے۔ ”ہم کیا جانیں ہم کچھہ ممبر تھوڑے ہی ہیں۔ نور افشاں میں جو کچھہ تحریر ہوا ہم متفق ہیں۔ وہ شخص ڈبیو کون ہی۔ اُسنے حق لکھا ہم نہ کبھی ممبر تھے اور نہ ہیں“ اب آپ ہی فرمائے۔ کہ کیا انکو بھی ہمنے سکھا دیا۔ لیکن وہ بھی آپکے بعض خیالات کے باعث پیچھے ہٹ گئے اور ہم ابھی تک قائم ہیں۔ اگر آپکے خیال میں کوئی خاص قصور ہی باستثنا تردید خیالات۔ تو صاف کہیئے ہمارے کارسپانڈنٹ ڈبیو بھی آپسے معافی چاہتے ہیں۔ چنانچہ اُنکا خط منظوم جو کہ انکی طرف سے آیا ہی بجنسہٖ ذیل میں تحریر کیا جاتا ہی

خط بطرف ممبران کرسچن ایسوسی ایشن امرتسر

از طرف ڈبیو

یہہ خط جو آپکو لکھتا ہوں آخر کو ہاں
بیاں وہ کرتا ہوں کہ جو طرح جیسی ہیں یہاں
یقین نہ سمجھئے گا شعر کچھہ لکھے میں نے
کہ شاعری ہی مجھے کچھہ نہ دیکھئے یہاں
نہ یہ خیال تھا کہ کھنچیگی میل کچھہ یہ بات
نہیں تھا جی میں میرے کچھہ ارادہ بیجا ہاں
نہ سمجھئے گا مجھے عیب جوئی ہی
نہ جانئے کہ دکھائی ہی طبع کی جولاں
نہیں ہی شعر بنانے کچھہ مجھے حاصل
لے ہی شعر یہہ کچھ لینے سے آپ نفقہ و ناں
غرض عجیب بحث کی تھی کبھی میری
سنا جو میں نے کیا اُسکو نے فضول بیاں
غلط نہیں ہی کہ تھی گفتگو ہوئی ویسی
صحیح یہہ ہی کہ نہیں تھا مرا ہوا امتحاں
نہیں تھا یاد بھلا او کیا نہیں اب یاد
کہ کیا ہی حکم خداوند تھا در سبحاں
کہ پہلے بھائی سے اپنے وہ میل کر لیوے
خدا کے سامنے جو لاوے ہدیہ و قرباں
میں کرتا بھائیوں کو اپنے کیوں بھلا ناراض
جنوں نہیں مجھے سودا نہیں نہیں خفقاں
دیا ہی رنج اگر میں نے اپنے لکھنے سے
کریں معاف مجھے صاحبان عالی شاں
نہیں غرور کہ پھر اور کچھہ لکھا جاوے
میں خود رہا ہوں بعید مسیح و تاب ہی یہاں
خدائے پاک تو کر فضل اپنے بندوں پر
کہ تیرے رحم حقیقی سے سب ہیں شاد دل
تیری عبادت و خدمتیں سب رہیں مشغول
تیری محبت والفت کا سب کو ہو عرفاں

شہزادہ عالم

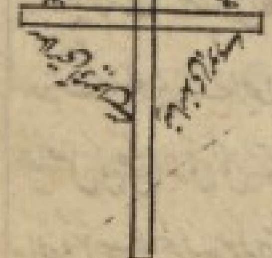
جنکو نطرت کے معاملات میں کچھ دخل ہو اور جنہوں نے نیچر میں کچھ سبق سیکھا ہو۔ وہ جانتے ہیں کہ کل اشیا قدرتی کا نیچرل طریقہ الگ الگ ہو۔ بعض جانور ایسے ہیں کہ صبح پیدا ہوتے دوپہر مرجاتے ہیں۔ اسی عرصہ میں وہ جوان ہوتے اور دنیا کے مزے لیتے عمر طبعی تک پہنچتے بوڑھے ہوتے وغیرہ بعضوں کی دن بھر کی زندگی ہوتی ہو۔ اسی طرح بعضوں کی ہفتوں کی بعضوں کی برسوں کی بعض کی صدیوں کی۔ ویسے درختوں کی حالت ہو۔ انسان کی ترقی ہر امر میں اسیطرح کی ہو جس کام کو شروع کیا جاتا ہو۔ اول صرف اسکا نام ہوتا ہو۔ پھر ہوتے ہوتے کمالیت کے درجہ تک پہنچتا ہو۔ سکھوں کی بادشاہت شروع میں کیا تھی۔ کہاں تک پہنچی۔ اور اب کہاں ہو۔ اکثر چیزیں ابتدا عالم سے آجتک موجود ہیں جو برابر آہستہ آہستہ بڑھتی ہیں جیسے پہاڑ یا زمین۔ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کے وقت کا لوہا کا پیڑ آجتک موجود ہی

اس فطرت کے قاعدہ کے مطابق ہم دیکھتے ہیں کہ **شاہ عالم** کی بادشاہت ابتدا میں وسط ایشیا میں **رائی** کے دانہ کی مانند شروع ہوئی۔ اور بہت آہستہ آہستہ بڑھنے لگی۔ کچھ مدت برائے نام گمنام سی حالت میں رہی۔ مگر اندرونی طاقت اسکی بڑھتی گئی **شاہ عالم** چونکہ خود مختار بادشاہ تھا کسیکو اسکے کام میں دخل نتھا جب کچھ طاقت بڑھنے لگی۔ تو شاہ ممدوح کی رعایا نے ایک دور دراز کا سفر اختیار کیا لیکن گردش ایام سے یہہ سب لوگ جو نہایت خوش شاد اور آزاد رہتے تھے **خدیو مصر** نے قید کر لئے کچھ مدت تک وہ اسکے قبضے میں رہے آخر جب **شاہ مصر** نے انپر بہت ظلم کرنا شروع کیا۔ تو **شاہ عالم** نے اپنا ایک زبردست سپہ سالار **کلیم** نامے کو انکی امداد کے لئے بھیجا۔ جسنے اول تو صلح کا پیغام بھیجکر کہا کہ ان قیدیوں کو چھوڑدے۔ مگر **شاہ مصر** نے قبول نکیا۔ آخر بڑی زبردست طاقت سے وہ وہاں سے نکل آئے۔ مگر پھر بھی شاہ مصر نے انکا تعاقب کیا۔ اور دریائے نیل تک انکے پیچھے آیا چنانچہ ناظرین نور افشاں جانتے ہونگے کہ آخر وہ معہ اپنی فوج کے دریائے مذکور میں غرق ہوگیا۔ بعدہ **شاہ عالم** نے انکو ایک خوش قطعہ شاداب ملک میں بسایا۔ گو بیگانے دشمن اسکی رعیت کو دکھ دیتے رہے سبب اسکا صرف یہہ تھا کہ شروع میں شاہ موصوف کا ایک وزیر **ملک** نامے تھا جو شاہ کا بہت عزیز تھا۔ مگر ایکدفعہ اسنے ایسی شرارت کی کہ شاہ نے اسکو ہمیشہ کے لئے عہدہ سے برطرف کر کے ملک بدر کر دیا تھا وہی لوگوں کو اس عناد کے باعث شاہ کے اور اسکی رعیت کے خلاف ابھارتا رہتا تھا۔ اور کبھی کبھی کامیاب بھی ہوتا دو ایک دفعہ شاہ فارس نے بھی انکو تکلیف دی۔ مگر آخر کو مغلوب ہوا۔

ہر روز کے جھگڑے اور فسادات دور کرنے کی خاطر کچھ عرصہ گذرا ہو کہ **شاہ عالم** نے اپنا تخت معہ کل ملک کے اپنے عزیز اکلوتے بیٹے وارث تخت **شاہزادہ عالم** کو سونپ دیا جسنے تخت پر بیٹھتے ہی سب باغیوں کو **صلح** کا پیغام بھیجا۔ اور جابجا اپنے ایلچی بھیجنے شروع کئے چنانچہ ۱۲ ایلچی اس کام کے لئے مقرر ہوئے بہتوں نے تو اس صلح کے پیغام کو خوشی سے قبول کیا۔ اور بہتوں نے بغاوت کا جھنڈا اکھڑا کیا۔ اور مدت تک باغیوں اور شہزادہ عالم کے ایلچیوں میں جنگ ہوتی رہی جسمیں شہزادہ کے بہت سپاہی کام آئے۔ مگر شہزادہ عالم کچھ ایسا صلح کا خواہاں رہا کہ ہمیشہ اپنے آدمیوں کو جنگ سے باز رکھا۔ آخر جب باغیوں نے شہزادہ کی اسقدر حلیمی اور بردباری دیکھی تو بغاوت سے باز آکر ہتھیار ڈالدئے۔ اور فرمانبرداری قبول کی چنانچہ اول اول سب سے بڑی سلطنت **روم** واقع اٹلی نے اطاعت قبول کی جب ایسی بڑی سلطنت شہزادہ کی مطیع ہوئی۔ تو پھر کسیکو دم مارنیکی جگہہ نرہی۔ آخر کار **یورپ** کی تمام سلطنتیں تابع ہوگئیں چنانچہ خود **قیصر ہند** بھی اسکی مطیع اور فرمانبردار ہی کبھی **شہزادہ** عالم کے روبرو تخت پر نہیں بیٹھتیں اسکے حضور سر سے تاج اتار دیتی ہیں۔ کل انگلستان میں اب شہزادہ ہی کا سکہ جاری ہو۔ اور اسیکا جھنڈا بھی۔ صرف ایک انگلستان پر ہی کیا موقوف ہو۔ **فرانس۔ جرمن۔ اسپین۔ پرتگال**۔ غرض کہ یورپ کی کل سلطنتیں سب سے بڑا زبردست بادشاہ **روس** بھی اسکا مطیع اور فرمانبردار ہوگیا۔ امریکہ جہاں جمہوری سلطنت ہو۔ وہاں کے لوگ کسی بادشاہ کے پسند نہیں کرتے تو انہوں نے بھی اسکو اپنا بادشاہ مان لیا ہو۔ صرف چند ملک ہیں اسکی تابعداری اور فرمانبرداری سے منحرف اور باغی ہیں جیسے **چین ہندوستان۔ ایران۔ روم۔ افریقہ**۔ مگر ان ملکوں میں بھی اب شہزادہ کے ایلچی پہنچ گئے ہیں۔ اگرچہ بہت کچھ مخالفت ہورہی ہو۔ اور شہزادہ کے ایلچیوں کو دکھ دیا جاتا ہو۔ تاہم کے۔ آخر ایک دن ضرور مطیع ہونگے ❖

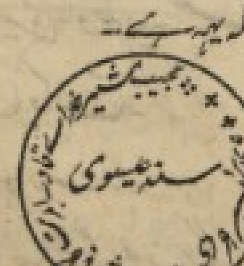
ہم ہندوستان کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ ایسے زبردست **شہنشاہ** کی بغاوت درست نہیں جب ایسی ایسی قوی زبردست یورپ کی سلطنتیں اسکے تابع میں ہوگئیں۔ تو پھر آپ کون ہیں جب خود ہماری حضور قیصر ہند اسکی تابع ہیں۔ تو آپکو کیا عذر ہو صرف شاہزادہ کے دشمن نے آپکو بہکایا ہوا ہو آپ ہوش کریں۔ اور اسکی فرمانبرداری کے قبول کرنے میں عذر نکریں۔ ہم آپکو دوستانہ سمجھا دیتے ہیں کہ اسکی بیعت قبول کر کے **صلح** کے جھنڈے تلے آجاؤ۔ ورنہ پچھتاؤگے۔ ہم آپکو مطلع کئے دیتے ہیں کہ جب شہزادہ کا غصہ بھی بھڑکیگا تو اسکی برداشت کرنا آسان نہوگا۔

آؤ صلح اور **سلامتی** کی سلطنت میں داخل ہو ❖



شہزادہ عالم کا جھنڈا یہہ ہو۔ جسکے نیچے صلح اور سلامتی ہو ❖❖

شہزادہ عالم کی اشرفی کا سکہ یہہ ہے۔



شہزادہ عالم کے روپیہ کا سکہ یہہ ہے۔



مراسلات

اسلام کیا ہے

(سلسلہ کے لئے دیکھو نور افشاں مطبوعہ ۲۳ اکتوبر ۱۸۸۸ء نمبر ۴۳)

صرف اسی پر اکتفا نہیں آگے اور دیکھئے۔ آپکو معلوم ہو کہ جب تک محمد صاحب اپنے آپ کو کمزور اور دشمنوں کے مقابلے کے لائق نہ سمجھتے تھے تب تک تو آپکی تعلیم اسطرح کی تھی۔ "زور نہیں دین کی بات میں" بقرہ ۲۵۶۔ "پھر اللہ نہیں چاہتا ظلم جہان پر" عمران ۱۰۸۔ "اور تو نہیں انپر زور کرنے والا" قاف ۴۴۔ البتہ جو مسلمان ہیں اور یہود ہیں اور صابئین اور نصارا اور جو کوئی ایمان لاوے اللہ پر اور پچھلے دن پر عمل کرے نیک تو نہ انکو ڈر ہے اور نہ وے غم کھاویں۔ سورہ مائدہ ۷۳ آیت۔

اخاہ کیا عمدہ اور نادر تعلیم ہے۔ اگر محمد صاحب اسی پر اکتفا کرتے تو بہت ہی اچھا ہوتا۔ پھر کرتے کیوں اس تعلیم سے دائمیل کی نبوت پوری نہیں ہوتی تھی۔ اسلئے خدا کا کلام اور نوشتہ پورا کرنیکے لئے اسنے ذیل کی تعلیم دی جسکو سنکر ہر ایک دیندار رقیق القلب آدمی کے رونگھٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

جسوقت انکے پاس کافی رفیق اور انصار ہو گئے تھے اور دولت دنیاوی سے رجو ادھر ادھر کے قافلوں کو تیغ کر کے حاصل کی تھی) ترقی کی۔ تو پہلی سب تعلیم بالائے طاق رکھی گئی۔ اور اُس سے منحرف ہو کر یہ سخت اور کرخت تعلیم اپنے مریدوں کو مرحمت کی۔ یا یوں کہیں تو بیجا نہ ہوگا کہ ننگی تلوار نادانوں بیوقوفوں اور جاہلوں کے ہاتھ میں دیدی۔ اور حکم دیا۔

نظم

فرض ہے تم پہ مسلمانو جہاد کفار
اسکا سامان کرو جلد اگر ہو دیندار
جسکے پیرو ہو پڑی گر صف جنگ جہاد
وہ جہنم سے بچا نار سے وہ ہے آزاد
جو مسلمان رہِ حق میں لڑا لحظہ بھر
روضۂ خلد بریں ہو گیا واجب اُسپر
جو رہِ حق میں ہوئے ٹکڑے نہیں مرتے ہیں
بلکہ وہ جیتے ہیں جنت میں خوشی کرتے ہیں
مدّت العمر کے کٹتے ہیں گناہِ شہداء
کیوں نہ ہو جنگ میں کٹواتے ہیں سر بہر خدا
نفخۂ تعبیر و غم وصور و قیام محشر
ایسے صدموں سے شہیدونکو نہیں کچھ ڈر
حق تعالے کو مجاہد وہ بہت بھاتے ہیں
مثل دیوار جو صف باندھ کے جم جاتے ہیں
اے مسلمانو سنی تم نے جو خوبی جہاد۔
چلو اب رن کیطرف مت کرو گھر بار کو یاد
مال اولاد کی اور گھر کی محبت چھوڑو
راہِ مولا میں خوشی سے ہو شتابی دوڑو
گر پھرے جیتے تو گھر بار میں پھر آؤ گے
اور گئے مارے تو جنت کو چلے جاؤ گے
کبتلک گھر میں پڑے جوتیاں چٹخاؤ گے
اپنی سستی کا بجز افسوس نہ پھل پاؤ گے
اب تو غیرت کرو نامردی کو چھوڑو یارو
ملکو چل چل کے امام اپنے سے کافر مارو
بات ہم کام کی کہتے ہیں سنو اے یارو
وقت آیا ہے کہ تلوار کو بڑھ بڑھ مارو

اور قرآن میں لکھا ہے کہ مارو مشرکوں کو جہاں پاؤ اور پکڑو اور گھیرو۔ اور بیٹھو ہر جگہ انکی تاک پر۔ توبہ ۵ آیت۔ اور ایک جگہ یہ لکھا ہے۔ کہ بیشک کافر ہوئے جنہوں نے کہا اللہ وہی مسیح ہے مریم کا بیٹا۔ مائدہ ۷۶ آیت۔ اگر قبول نہ رکھیں انکو پکڑو۔ مار ڈالو جہاں پاؤ سورہ نساء ۸۸ آیت۔ میرے عزیز دوستو۔ ذرا ان احکاموں کا مقابلہ کرو جو پیرایہ الہام میں محمدیوں کو دئے گئے۔ پہلے یہ خبر دی گئی کہ عیسائیوں کو کوئی ڈر نہیں اور نہ غم ہے کیونکہ وے اللہ اور قیامت کو مانتے ہیں مگر جب اپنے آپے میں حرارت دیکھی۔ تو فوراً بے لحاظ ہو کر کہدیا کہ عیسائی کافر ہیں کیونکہ وے مریم کے بیٹے مسیح کو اللہ کہتے ہیں واہ رے الہام۔

اور بہت سی آیتیں قرآن میں خونریزی اور خلق خدا کی دہشت کے واسطے مندرج ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ محمد صاحب صاحب فطرت اور ترشرو تھے۔ کیونکہ سوائے آنحضرت کے کوئی دوسرا فرد بشر متن تواریخ عالم میں نہیں پایا جاتا۔ اگرچہ بڑے بڑے ظالم اور خونریز اس عالم کی سیر کر چلے گئے مگر یہ کسی نے بھی نہ کہا کہ میرے فعل میں خدا شامل ہے مگر اس عربی نبی نے اللہ کو اپنے ہر فعل میں شریک کیا۔ کئی ایک جگہہ قرآن سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ نعمتیں خاصکر اُسی کو خدا کی جانب سے عنایت ہوئی ہیں۔ جیسے اگر محمد صاحب کسیکی عورت کو لینا چاہے تو بیشک لے لے۔ کچھ ڈر نہیں خدا راضی ہے اپنے رسول پر۔ جیسے سورہ احزاب میں مسطور ہے کہ کام نہیں کسی ایماندار مرد کا نہ عورت کا جب ٹھہراوے اللہ اور اُسکا رسول کچھ کام کہ اُن کو رہے اختیار اپنے کام کا۔

نکاح بیشمار حسب ضرورت۔ لونڈیاں باندیاں بقدر حاجت کوئی اندازہ نہیں نہ خدایا تو ان کی آنکھیں کھول اور اپنے تقدس کا مزہ چکھا اور گناہ کے زہر کی تاثیر مہلک سے خبردار کر۔

پھر وہ عجیب طرح سے قتل کریگا اور بخشاور ہوگا۔ اور کام بجا لاویگا اور زور آوروں اور مقدسوں کو ہلاک کریگا محمد صاحب کے محبت قتل عام کا بیان کس سے ہو سکتا ہے۔ آسمانی غضب کی تلوار ہاتھ میں لی تو کسی طرح کے انسان کا لحاظ و پاس نہ رکھا کہ بوڑھا ہے کہ جوان ہے ضعیف ہے کہ ناتوان ہے بیمار ہے کہ کمزور ہے عورت ہے کہ بچہ ہے جو سامنے آیا تلوار کے گھاٹ اوتارا اور آب شمشیر کا مزہ چکھایا۔ اور پھر یہ کہا کہ یا تو جزیہ دو یا کلمہ پڑھو ورنہ قتل کئے جاؤ گے۔

(باقی آئندہ)

ہندو مذہب

بقیہ نمبر ۵

طوفان کا بیان از کتب ہنود

(سلسلہ کے لیئے دیکھو نور افشاں مطبوعہ ۵ اکتوبر سنہ ۹۳ء نمبر ۳۸)

ای ناظرین ویدک فلاسفی تو جو تھی سو تھی مگر یہہ گھوڑے بھی خوب ہین اور انکا لنگر گدا رہنا چاہیئے جو سورج دیوتا کو کسی اتھاہ گھڑے گڑھے میں سے روز بروز کھینچ کھینچ کر بلندی پر پہنچاتے ہین ورنہ سورج ڈوبتے تو ڈوبے ہی رہتے اور دنیا کے کاروبار میں بڑا ہی خلل واقع ہوتا۔ اور تعجب کی بات ہو کہ سورج ڈوبتے تو کرہ زمین سے قریب ایک لکھ تیس ہزار چھ سو میل ہے۔ تو اتنی بلندی پر پہنچانیوالے گھوڑے کتنے بڑے ہونگے امتیاز فرمائے ای ناظرین کہ یہہ واقع قانون قدرت کا ہو یا طفلا بین کی کھیل کا۔

۵۔ رگ وید اشٹکا اول ادھیاے سکت ۱۱۰ کی رچا ۸ میں ہو "ای ربہو لوگو تم نے لوگو کہاں سے ڈھک رہا ہو یا گو بچھڑے سے ملا دیا" جو ودیا وان کے ہتھیار جگ کرنے والو تم نے اپنی نیک کرمیونکے پرتاب سے اپنے ضعیف ماں باپ کو نوجوان کر دیا۔

شارح لکھتے ہین کہ ایک کہانی اتہیاس برھمنا میں درج ہو کہ ایک رشی نے جسکی گاے کا ایک بچھڑا تھا مر گئی تھی ربہووں سے مدد کی درخواست کی اور مانگی جس دعا کے اثر سے انہوں نے ایک زندہ گاے بنا دی اور بچھڑے کو مردہ گاے کی کھال ڈھک دی جسے بچھڑے نے اسکو اپنی ماں تصور کیا۔

ای ناظرین دیکھیئے بچھڑے سے اسکی ماں کے ملانے کی تجویز تو خوب تھی مگر معلوم ہوتا ہو کہ مردہ گاے کی کھال کے اتارنے سے بھی اسوقت انکو فرصت نہ تھی۔ اور نیک کرمونکا پرتاب بھی ایساہی چاہیئے کہ ضعیف ماں باپ نوجوان کر دیئے جاویں جنکو قانون قدرت نے بوڑھا اور ضعیف کر رکھا ہو۔ مگر اب اس کلجگ میں وہ ہلی پتر کہاں جو صرف چھو منتر ہی سے یا ویدک فلاسفی کی روسے اپنے ضعیف ماں باپ کو نوجوان کر لیا کریں۔ اور دیانندی صاحبان میں یہہ پرتاب[1] اب بھی ہو تو کچھ تعجب نہیں کیونکہ وید کو جو مانتے ہیں۔

۶۔ رگ وید اشٹکا اول ادھیاے سکت ۱۱۰ کی رچا ۳ میں ہو "ای ربہو گیانیو! الوپس بل کے پرتاب سے جو تم میں امرت پینے سے ہو گیا ہو تم تینوں لوگونکے باشندونپر حکومت کرنیکے قابل ہو گئے ہو اسوقت جس امداد سے تم نے بانجھ گاوں کو دودھ والی کر دیا انھیں اختیار کر کر سرعت سے یہاں بھی خوشی آؤ"۔

بموجب بیان شارح کے یہہ ایک رشی کی گاو کیطرف اشارہ ہو جسکا نام سبا یو تھا وہ گاے اگرچہ بانجھہ تھی انکو سونون نے اس رشی کی التجا سے دودھ والی کر دیا۔

ای ناظرین آپ سے پوشیدہ نہ ہوگا کہ آج کل دیانندی صاحبان کسقدر گورکشا کے باب میں کوشش فرما رہے ہیں اگر اس زمانہ میں اسون دیوتے تناسخ کے پنجے سے رہا ہوتے تو تمام بانجھہ گاوں کو جو سیکڑوں سال بسال ظالم قصابوں کے نیچے میں اگرچہ لا بد لیتی رہتین ہین ضرور دودھ بنا کر رہائی بخشتے اور اگر یہہ نہیں ہو تو قانون قدرت ہی انپر آجکل ایسا غالب ہو رہا ہوگا کہ دیوتاوں کو ایسی دیا سے روک رکھا ہوگا۔ خیر کچھ ہی سہی مگر دیانندی صاحبوں کو وید کے بموجب ایسی التجائیں کرنی چاہئیں کہ جس سے بانجھہ گائیں دودھ والی ہو جائیں اور قصابوں سے انکا پیچھا چھوٹے۔

۷۔ رگ وید اشٹکا اول ادھیاے سکت ۱۱۲ کی رچا ۸ میں ہو "ای اسونو تمنے انکے پہچانو کرمیوں کے جسطرح مدد کر کے تمنے لنگڑے پراوراج کو چہل قدمی کرنیکے قابل کر دیا اور اندھے رجر اسوا کو آنکھیں دیں اور لولے سرونا کو چلنے کے قابل کر دیا اور بہڑ بولتے سے چھوڑا یا اسیطرح اے اسونو ہماری مدد کو بھی خوشی سے آؤ"۔

شارح اسکا مفصل بیان لکھتے ہین لیکن مختصر یہہ ہو کہ پراوراج ایک رشی کا نام ہو۔ رجر اسوا اور سرونا بھی رشی تھے۔ پراوراج کی کوئی اور صفت نہیں لکھی مگر لنگڑا لکھا ہو۔ اور رجر اسوا کو پڑا ندھے یعنے بالکل اندھا لکھا ہو۔ اور سرونا کی نسبت یہہ لکھا ہو کہ وہ چلنے پھرنے کے قابل کیا گیا تھا کیونکہ پہلے وہ لولا لنگڑا تھا۔

ای دیانندی صاحبو ہم تو آپکے وید کے ایسے ویسے بیانوں کو فسانہ طفلگی سمجھتے ہیں پر کیا آپ بھی وید کے ایسے ویسے بیانوں عجائب و غرائب کو اپنے من بہاونے قانون قدرت کی تردید کرتا دیکھ کر بھی یہہ طفلگی تصور رکھتے ہین کہ نہیں اور یہہ مناسب بھی ہو کہ اگر آپنے اپنے من بہاونا قانون قدرت کی خیر منانی ہو تو وید کی نسبت ایساہی سمجھیں۔

۸۔ رگ وید اشٹکا اول ادھیاے سکت ۱۱۶ کی رچا ۷ میں ہو "ای گیانی کرمیو تم نے پجرا قوم کے کاکشیوت کو جو ستم کی بیٹا دئے تم نے اپنے شاہ زور گھوڑے کے سم سے سو گھڑے زبان شراب سے بھر دئے جیسے کوئی چھنے مین سے بھرتا ہو"۔

پھر دیکھو رگ وید اشٹکا اول ادھیاے سکت ۱۱۷ کی رچا ۶ میں ہو "ای گیانی کرمیو ای نساتیاون جب تم نے متوقع آدمی کے واسطے سو برتن میٹھے شراب کیلئے چلاک گھوڑے کے سم سے بھر دئے تمہارے اس کارنمایاں کی پاجرا خاندان کا کاکشیوت تعریف کرتا ہو"۔

ای ناظرین انصاف سے فرمائے وہ گھوڑے کا سم جس سے سو گھڑے بھر شراب نکلا وہ سم تو کیا ہوگا مگر آپکا ریّ کا قانون قدرت پس اب ہم کیا اسکو تصور کریں اگر ویدی طفلانہ پن کا قصہ کہیں تو کیا کہیں معلوم ہوئی صاحب ویدک فلاسفی بھی معلوم ہو گئی۔

۹۔ رگ وید اشٹکا اول ادھیاے سکت ۱۱۷ کی رچا ۱۰ میں ہو "ای نساتیاون تم نے ضعیف چیاون کی کھال اوتاری گویا کہ وہ زرہ بکتر کی پوشاک تھی تم نے ای دسر! وہ اس رشی کو جسکا کوئی رشتہ دار نہ تھا از سر نو جوان کر دیا اور اسکو بہت بہت کنواری لڑکیوں کا خاوند بنایا"۔

(باقی آئندہ)

اچھی چیزیں کتوں کو مت دو۔ اور اپنے موتی سوروں کے آگے مت پھینکو

---

[1] یہہ ہو یا نہ ہو مگر اتنا تو ضرور ہو۔ خدا کی راہ سے پھرانے کے لیئے بکشنہ ضرب یادہیں۔ ایڈیٹر

خبریں

تازہ ہنگامہ آئرلینڈ میں ۴۵ سرکاری پولیسمین مجروح ہوئے۔ اور ۳ ہوسولیں **لکھنؤ** میں ایک شخص فوت ہوا جب دفن کر چکے تو اسکا لڑکا بھی غم میں قبر پر گر کر مر گیا **چونکہ** گیس کی روشنی مضر صحت سمجھی گئی ہے اسلئے لندن میں اسکی روشنی کم کرنے لگے ہیں **جیپور** کی فصل ٹڈی نے کھالی۔ **مادھوپور** میں بخار شدت سے ہے تمام ملازمان بستر تپ پر پڑے ہیں۔ **ارل** جرسی نام جہاز کلکتہ میں بیشمار اسباب سمیت ڈوب گیا۔ **احاطہ** مدراس میں ۷ لاکھ دیسی عیسائی آباد ہیں **بباعث** ہیضہ حضور والیسرائے کا پٹنہ کی سمت تشریف لیجانا اور دربار فرمانا بند ہوا۔ **پارلیمنٹ** کے کل آئرش ممبر اپنے ملک کے لئے قید ہونیکو تیار ہیں **تسلی** کے ہیضہ زدگان کی امداد کو شاہ جرمنی نے ۱۰ ہزار مارکس بھیجے۔ **فرانس** میں بذریعہ تار خط بھیجنے کا طریقہ نکلا **افغان** قیدیوں کے وظائف ہندوستان میں بند کئے جائیں گے **ایوب خاں** سے بہت افغانی سردار سازش رکھتے ہیں بہت دوست پیدا ہوتے جاتے ہیں **گھاٹ** کالف پر ایک کشتی ڈوب گئی ۲۰ افغان اور چار روسی غرق ہوئے **بالو** ہری کرشن تاجر مقیم امرتسر نے گورنمنٹ میں عرضی دی ہے کہ مہاراجہ جموں نے ایک معاہدہ توڑ دیا جس سے اسکو سخت نقصان ہوا تحقیقات کیجاوے **بمبئی** کے جس اخبار نے دینسنگہ کی مفسدہ آمیز چٹھی شائع کی ہے وہ مواخذہ میں ہے **طہران** میں سال آئندہ ایک روسی نمائشگاہ کھولی جائیگی۔ **آخر مارچ** تک تمام ہندوستان میں ۱۳ ہزار ۳ میل میں ریل جاری تھی **پیگو** کی حوالات سے ۱۳ قیدی ہتھیار لے اور گارد کو قتل کر فرار ہوئے۔ مگر گرفتار ہو گئے۔ **امیر** کے ظلم کی خبر ترقی پر ہے **چند** روز ہوئے کہ پرنس آف ویلز کی دایہ فوت ہو گئی۔

علاقہ بھاگلپور میں سال گذشتہ میں شیرانجواروں نے خفیہ ترقی دکھلائی۔ ایک لاکھ روپیہ محصول کا زائد وصول ہوئے۔ **بمبئی** میونسپلٹی کے پاس ۲۰ لاکھ روپیہ بچت میں ہے **جگنناتھ** پوری کے مقید راجہ کالے پانی میں مر گئے۔ **کانپور** کے بوچڑوں کا تعزیہ ۳۰ فٹ بلند تھا۔ ڈیڑہ سو آدمیوں نے اسکو اٹھایا۔ راستہ میں ٹوٹ گیا تین آدمی مر گئے۔ چار ہی شہید ہوئے **سابق** جنگی وزیر فرانس بجرم قومی گستاخی گرفتار کیا گیا ہے۔ **روس** میں نہلسٹ نئے سرے زوروں پر ہیں ایک تازہ حملہ زار پر کیا گیا خوش قسمتی سے گولی آستین سے نکل گئی۔ **سوڈان** میں بردہ فروشی کے بند کرنے کی کوشش میں گورنمنٹ کو ناکامیابی ہوئی **کہتے** ہیں روسی شہزادہ دلگور کی سازش سے ایوب فرار ہوا **بامیاں** میں ایوب کی طرفداری میں فتوے دئے جاتے ہیں **امسال** ۱۷۹۹ قیدی کالے پانی بھیجے گئے۔ **روسی** اخبار کا نامہ نگار لاہور سے کشمیر کو روانہ ہو گیا **تھیٹر** صاحب عاریہ زمانہ زمانہ غدر تک تاریخ لکھ رہے ہیں۔ **آجکل** کے دیانندیوں کے خیال میں سوائے دیانند کے ترجمہ وید کے کوئی درست نہیں **چین** میں افیون کی پیداوار خوب ترقی ہوئی اسلئے وہاں ارزاں فروخت ہوتی ہے **دوست** دہلی لکھتا ہے کہ قماربازوں کو دہلی کے ایک آنریری مجسٹریٹ نے اپنا ایک مکان اس غرض سے ۱۵ ماہواری پر کرایہ دے رکھا ہے **بعض** اخبارات میں بحوالہ طوطی ہند لکھا گیا ہے کہ نواب بہاولپور کی ریاست کے قلعہ دلاور میں نوابان بہاولپور کی دختران پردہ نشین محبوس رہتی ہیں پیدا ہوتے ہی وہاں بھیجدی جاتی ہیں **امسال** جیلخانجات ہند سے ۲۷ قیدی فرار ہوئے + **مسٹر گلیڈسٹون** نے کل فرقہ لبرل کی عظیم کانفرنس میں سخت الفاظ میں گورنمنٹ کے چلن کی نسبت آئرلینڈ کو برا کہا۔ وحشتناک طور پر نعرہ خوشی کے بلند کئے گئے۔ **ایک** خیالی شخص کو کسی نغز خیال نے صلاح دی کہ اپنے بیٹے کو بیرسٹری کے لئے ولائت بھیجدو جواب دیا کہ اگر مجھے اپنے باپ بننا ہو تو بھیجدوں

ایک جوان ہندوستانی ولائت سے بیرسٹر ہو کر آیا۔ اسٹیشن پر اسکا باپ اُسے لینے کو گیا بیرسٹر نے دیکھتے ہی نام لیکر کہا۔ ویل فلاں تم ہمارا باپ ہے۔ اچھا ہے؟ لاحول ولا خاک ایسی بیرسٹری پر۔ اس نئی تہذیب نے ہمکو کہاں انداختہ **لاہور** کے شیخ فرخ صاحب ۲۱ دسمبر سے پنشن لینگے۔ **حال** ہی میں موضع گوگراں ضلع راولپنڈی میں ایک ہرکارہ ڈاک پر راہزنوں نے حملہ کیا **خبر** آئی ہے کہ سوات میں ہیضہ بہت زور شور سے پھیلا ہے بہت لوگ وہ لارم کو چلے گئے ہیں **مسٹر** لاینٹ کو ٹریبیون پر نالش کرنیکی اجازت گورنمنٹ پنجاب نے ہرگز نہیں دی **امرتسر** میں بخار کی شدت عموماً شہر کے اُس حصہ میں ہے جہاں کشمیری آباد ہیں مرگ بھی زیادہ وہیں ہے **دوران** سفر مہاراجہ جموں بمقام چوکوٹھی قیامت خیز طوفان سے مقابلہ ہوا جس سے سخت نقصان ہوا **سالانہ** محاصل گورنمنٹ روس کا ۹۰ کروڑ بتلایا جاتا ہے **پشاور** میں تحصیلداروں کا امتحان دو بجے رات کو شروع ہوا **شاہ** اودھ کے اخراجات ۱۵ لاکھ سے پورے نہ ہوتے تھے۔ جواہرات شاہی کی فروخت سے گذران ہوا کی۔ **ایوب خان** کی نسبت افواہی خبر ہے کہ وہ طہران سے بوشہر اور وہاں سے جہاز پر سوار ہو کر کراچی آیا کراچی سے کوئٹہ کوئٹہ سے پشاور۔ وہاں سے تیراہ پہنچا ہے **بیکاران** لنڈن نے بہت شور مچا رکھا ہے۔ ایک بڑے جلوس سے ایک سیاہ جھنڈا لئے ہوئے جسپر لکھا تھا بریڈ (روٹی) یا ورک (کام) ہنگامہ و شورش کر رہے ہیں **قلعہ** موٹے کے باغی ایوب سے خط و کتابت رکھتے ہیں **سلطان** روم نے تین ہزار لیرہ عثمانیہ اُن لوگوں کی مدد کے لئے دئے جنکے مکانات اور گرجاگھر جل گئے۔ **دہلی** کا اکمل الاخبار لکھتا ہے کہ محرم علی ایڈیٹر رفیق ہند لاہور کو انجمن اسلامیہ نے جائنٹ سکرٹری انجمن کے عہدہ سے برخاست کر دیا۔ **دہلی** میں بقول اخبار دہلی کسی مصنوعی انگریز اور چند مصنوعی سپاہیوں نے قماربازوں کو لوٹ لیا +

ایک شخص محمد جان نامی باشندہ پشاور نے اپنے

لڑکے کی شادی اُس شخص کی لڑکی کے ساتھ جو کابل میں رہتا تھا کی۔ اسکا لڑکا معہ اپنی بیوی کے کابل میں اپنے سسرے سے ملنے کے لئے گیا۔ اور ایک ماہ تک وہاں رہا جب وہ اپنی بیوی کو لیکر پشاور واپس آنے لگا۔ تو فوراً نائب امیر کے حکم سے واپس بھیجا گیا جسنے اُسکے تمام مال و اسباب اور نیز اُسکی بیوی کے جواہرات کو ضبط کر لیا۔ امیر کابل نے اس سے ایک لاکھ روپیہ تحصیل دینے کے لئے مانگا ہے اور اُسکا سسرا قتل کر ڈالا گیا +

دکن ٹائمز کا بیان ہے کہ گورنمنٹ عنقریب نیم حکیموں سے دریافت کرنیوالی ہے کہ تم کیا دوا جانتے ہو۔ اور کس دوا سے نسخہ لکھتے ہو کون کون کتاب تمنے پڑھی ہے۔ اور فلاں فلاں دوا کی کیا خاصیت ہے۔ (اف)

نور افشاں واقعی ان حکیموں کا تدارک کرنا چاہئیے ایک تو غریبوں کو لوٹتے ہیں۔ اسکے علاوہ سیکڑوں جانیں انکے ذریعہ ضائع ہوتی ہیں۔ اگر اور تدارک نہو سکے تو ملک کو چاہئیے کہ جو مریض انکے ہاتھ سے مرے۔ اُسکی قبر اُسی سے کھدوائیں اور کفن بھی اُسکی گرہ سے امید کہ پھر کان پکڑینگے +

چورونکے کرو

لنڈن کے ایک کارخانہ میں جو کروڑہا روپیہ کے جواہرات فروخت کرتا تھا ایک دن دوپہر کے وقت ایک بگھی آئی جسمیں ایک لارڈ اور چند اُنکے مصاحب سوار تھے سوداگر نے استقبال کر کے اُن سبکو نشست کے کمرہ میں بٹھلایا۔ لارڈ کے ہمراہیوں نے سوداگر سے کہا کہ لارڈ صاحب کو عمدہ عمدہ جواہرات درکار ہیں۔ سوداگر نے بیش قیمت جواہرات کے بکس سامنے کھولے لارڈ صاحب نے کئی لاکھ کے جواہرات منتخب کر کے قیمت کا تصفیہ کیا۔ اور نوٹ نکالے کہ یکایک ایک دوسری گاڑی آئی جسمیں سراغی پولیس کی وردی پہنے ہوئے لوگ سوار تھے۔ انہوں نے فوراً اُتر کر لارڈ صاحب کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈالدیں اور جواہرات اور نوٹوں کو ضبط کر لیا۔ سوداگر نے جب اپنا گھر لٹتا دیکھا تو کہا کہ میرا مال کیوں ضبط کیا۔ افسروں نے کہا۔ کہ بیشک مال تمہارا ہے۔ مگر بالفعل پولیس میں جائیگا۔ لیکر چلے گئے۔ مہتمم کارخانہ کے دو آدمی ہمراہ ہو کر گاڑی پر بیٹھ لئے جب گاڑی تھوڑی دور پہنچی تو مصنوعی افسروں نے مہتمم کے دونو آدمیوں کو اُتار دیا اور کہا کہ کوتوالی میں حاضر ہو۔ اور چلدئے کوتوالی میں دونوں آدمی گئے کچھ بھی پتہ نہ تھا۔ معلوم ہوا کہ یہہ سب لوگ ٹھگ تھے جو لارڈ اور سراغی پولیس وغیرہ وغیرہ بن کر آئے تھے۔ اودھ

محرم و دسہرہ میں جھگڑا

قصبہ پوایاں ضلع شاہجہانپور میں ۹ محرم شب شہادت کو قریب ۸ بجے کے مسلمانوں نے تعزیہ گشت میں نکالے ایک مقام پر سرِ سڑک ایک مندر جدید طیار ہوا ہے وہاں پر جب تعزیے پہنچے تو ہندوؤں نے روکا کہ تعزیہ واپس لیجاؤ ہم اپنے مندر کے آگے سے نکلنے نہ دینگے۔ تعزیہ داروں نے بیان کیا کہ ہمیشہ سے اسی راستہ سے نکلتے ہیں باہم حجت ہوئی۔ ہندوؤں نے اپنے مکانوں سے اینٹوں سے مارنا شروع کیا تمام مسلمان مع تعزیوں کے سڑک پر تھے اور ہندو اپنے مکانوں کی چھتوں پر خوب اطمینان تمام اینٹوں سے مسلمانوں کو مارتے تھے۔ یہہ کیفیت دو گھنٹہ کامل رہی ڈپٹی نادر علی بیگ صاحب بغرض انتظام پوایاں آئے تھے سو تھانہ دار و تحصیلدار مع تعزیہ پہنچے اور اس بلوہ کو بمشکل تمام فرو کیا اور ہندوؤں کے مکان گھیر لئے اور پولیس کا پہرہ کر دیا اور ایک سوار کو بغرض اطلاع شاہجہانپور بھیجا یہانسے سپرنٹنڈنٹ پولیس و مجسٹریٹ درجہ دوم معہ دو گارد علی الصباح پوایاں پہنچے سڑک پر اینٹوں کا ڈھیر پایا اور تعزیہ بھی شکست ہو چکے تھے اور ہندوؤں کے مکانوں سے اینٹوں کے ڈھیر برآمد ہوئے چند ہندو پرگنہ پوایاں سے گرفتار ہو کر آئے ہیں۔ جو کہ اپنی عورتوں کا لباس پہنکر فرار ہوئے تھے پچاس نفر مسلمان زخمی ہوئے اور ایک نفر مسلمان جان سے مارا گیا کسی ہندو کے چوٹ نہیں آئی کیونکہ وہ چھتوں پر تھے۔ اور پولیس کے کئی سپاہی نہایت زخمی ہوئے ہیں ڈپٹی صاحب موصوف کا یہہ بیان ہے کہ مینے ۹ محرم کو بوقت ۸ بجے راجہ پوایاں کو جو کہ آنریری مجسٹریٹ بھی ہیں بغرض انتظام و مشورہ بلوایا تھا مگر آپنے یہہ کہلا بھیجا کہ مجکو کام ہے اسوقت نہیں آ سکتا ہوں اسپر شک ہوتا ہے ابھی تحقیقات ہو رہی ہے قصبہ پوایاں میں ہندو زیادہ ہیں مسلمان بہت تھوڑے ہیں اخ نجم قصاب بے زبان بھی قوم ہے کوئی اُنکا سرپرست نہیں نہ اُنکے پاس ہے ہندوؤں کا پشت پناہ راجہ پوایاں موجود ہے وہ ہر طرح سے معاون و مددگار ہے (کشف)

اشتہار انگریزی اخبار (پیپلز جنرل)

ہندوستان میں چیدہ چیدہ اور مختصر و دلچسپ واقعات کا انگریزی اخبار دیکھنا چاہو تو ہفتہ وار اخبار پیپلز جنرل خریدو۔ قیمت ششماہی ایکروپیہ مع محصول ڈاک سالانہ للعہ نمونہ کا پرچہ مفت درخواست آنے پر ارسال ہوگا لیکن فقط ایک ہی نمبر دوسرا نمبر بلا وصول قیمت پیشگی روانہ نہیں ہوگا۔ درخواست اس پتہ پر ہو مہتمم پیپلز جنرل۔ حویلی راجہ دھیان سنگھ۔ لاہور +

قصیدہ مدحیہ خداوند یسوع مسیح

من تصنیف مولوی حمیت الحبیب صاحب متخلص بہ تشنہ* سکرٹری بورڈنگ سکول بٹالہ

ہمیں کیا اسیر کمند محبت دنیا / خدا کو بھول گئے طالبانِ حرص و ہوا
سرور عشرت فانی میں ہیں پڑے مخمور / دفور کفر میں مشغوف ہیں جاہ و اشہا
ہے قول و فعل سے ظاہر ارادۂ ابلیس / عبادت انکی ہے سردار دہر کا نقشا
سوائے سنگ سیاہ کیا دھرا ہے کعبہ میں / طواف حج و صفا مروہ کیا ہے بیہودا
نہیں ہے سود مرا آپکی صلوۃ و زکوۃ / ضرور ہے تمہیں احرام از عتاق ہدیٰ
فریب دانہ و تسبیح سے رہو ہشیار / لگائے دام ہے بیٹھا ہوا امام ہوا
خمار بادۂ ہستی کی دیکھ کیفیت / ابھی ہو بیٹھے لگانے صراحی و مینا
عزیز و جلد ہو بیدار خواب غفلت سے / زمانہ رنگ بدلتا ہے صورت حربا
ہمیشہ رہتے ہو سرمست جام فسق و فجور / اٹھا دہر تو ذرا کھول دیدۂ بینا
نہیں ہے یاد تمہیں معرض خطاب مگر / فروغ شعلۂ نار جحیم در روز جزا
خیال فاسد دنیائے دوں سے باز آؤ / رہ نجات گذر میں چلو بسبق وفا
دعائے عجز میں ہو سرنگوں بہ پیش مسیح / کہو سجود میں سبحان ربی الاعلے
مسیح ہے نور مجسم مسیح ہے جلوۂ حق / مسیح ہے ہادی خلق مسیح ہے آب بقا
مسیح ہے ماحی عصیاں مسیح خیر فیض / مسیح ہے کلمۂ یزداں مسیح ہے ابن خدا
مسیح ہے مالک ملک و مسیح ہے خالق خلق / مسیح ہے حاکم حکم و مسیح ہے خود اللہ
مسیح ہے منبع فضل خدائے ذوالاکرام / مسیح ہے سلطان ایوان جنت الماوی

* مسیحی ہونسے پیشتر آپکا تخلص اُستاد تھا۔ مگر چونکہ اسمیں کچھ شیخی اور مغروری کی بو پائی جاتی تھی۔ سو آپنے اُسکو ترک کر دیا اسکے بدلے تشنہ پسند کیا۔ ایڈیٹر

مسیح ہے طاقت و دانائی یزدان اکبر
مسیح ہے باعث طہر کتاب حجت و برہان
مسیح ہے مجزِ ز وہ معلم الملکوت
مسیح ہے مصدرِ آثار الفت ربی
مسیح ہے معنیِ ذی جلوص و زینت علم
مسیح ہے سایۂ غفران حضرت باری
مسیح ہے فارقِ ظلمات و نور روشن سوم
مسیح ہے مہرِ منیرِ سپہر فیروزی
مسیح ہے آئینۂ جلوۂ خداوندی
مسیح ہے قاتلِ صرصرِ سرِ ردِّ عصیاں
مسیح ہے رافعِ بنیاد رساست گرداری
مسیح ہے حاملِ بارِ بے گران گناہ
مسیح ہے معبرِ بحرِ خوائیر دوزخ
مسیح ہے مردمِ عینِ بصارت و حکمت
مسیح ہے مطلعِ لمعانِ صورت خالق
مسیح ہے جامعِ اوصاف ذاتِ لم یزلی
مسیح ہے مسجدِ ملک و ملکہ خلق زمیں
مسیح ہے مرکزِ تسکینِ خاطرِ انساں
مسیح ہے مخزنِ انفاس خواطر و انفس
مسیح ہے مشعل شاہراہ چشمۂ حیواں
مسیح ہے راہِ اوجِ سعادت دارین
مسیح ہے منظرِ انوار کردگار جہاں
مسیح ہے چارہ گرِ رہروانِ تاریکی
مسیح ہے چشمۂ آبِ حیات دائم و دوام
مسیح ہے پشت پناہ زمانِ پرملال
مسیح ہے منہلِ آبِ زلال قرب کریم
مسیح ہے شافیِ امراضِ مبتلائے الم
مسیح ہے کاشف رازِ دقائق تثلیث
مسیح ہے جو رو جفائے زمانہ کی تدبیر
مسیح ہے جسکا ثنا خواں ہے آسیہ داؤد

مسیح ہے قوت امیدوارگاں بے سروپا
مسیح ہے منبعِ دریائے بے کنار سخا
مسیح ہے حلِ اشکال عالم عقبیٰ
مسیح ہے مظہرِ اسرار رحم و عدل خدا
مسیح ہے کانِ یواقیت الفت اعلا
مسیح ہے علتِ رضائے خدا سے بچتا
مسیح ہے فاصلِ لیل و نہار صبح و مسا
مسیح ہے ماہِ منور آسمان علا
مسیح ہے مرآت اوصاف صبح جلیا
مسیح ہے قلعِ قصرِ نبی ام قری
مسیح ہے دافعِ امراض کذب و مکر و دغا
مسیح ہے حامیِ کشتی بے زوال بقا
مسیح ہے صبر آسیب کہ ما الا قصیٰ
مسیح ہے قرۃ چشم فتوت و آلا
مسیح ہے مطلع عکس شوارق اللہ
مسیح ہے لامعِ اطراف بخشش غلطی
مسیح ہے معبدِ سکانِ عالم بالا
مسیح ہے دائرہ ارتباط اہل ولا
مسیح ہے چارۂ عصیان آدم و حوا
مسیح ہے شمع رہ بگرائے ملک بقا
مسیح ہے مانعِ موجِ غوایت و اغوا
مسیح ہے مظہرِ ستِ نجات اہل ہوس
مسیح ہے راہبر سالکانِ ملک سما
مسیح ہے ایک افراط انشراح و غنا
مسیح ہے نخچیۂ مستغرقانِ بحرِ بلا
مسیح ہے مخرجِ الٰہی معین مستعلا
مسیح ہے مرہمِ زخم گزیدہ افعی
مسیح ہے واقفِ کنزِ حقائق اولیٰ
مسیح ہے حلقۂ گوشِ گناہ کی ماوا
مسیح ہے جسکے ثنا خوان حضرت یحییٰ

مسیح ہے وحدہٗ حاشا لا شریک لہ
ہے کحلِ چشمِ بصارت ترا قدمِ مسیح
دوائے مرضِ جہل ہے جنبشِ لب عیسیٰ
نگاہ پاک ہے درمانِ علتِ فالج
سخن میں آپکے لازم ہے جو ہے تاثیر
غم و عذاب سقر کچھ انھیں نہیں ہے جو
جو دیکے نقد دل و جاں مسیح کو لیتے
فزوں نہ حیز تحریر ہے ثنائے مسیح
بزار شکر ہو آیا ہوں زیر ظل مسیح
نڈر ہوں مجکو نہیں خوف گردش گردوں
سر نیاز ہے میرا بر آستانِ مسیح
کریگا کیا میرا شیر زبان جنبیدہ دہر
کریگا کیا اسد و امن حرا جنسے
ہوں زیر سایۂ نخل حمایت رحمت
ہوں جانثار پئے آنجناب عالیشاں
کیا ہے سیر سخا نے گنج نجات
نہیں ہے خواہش ملک سکندرِ اعظم
ہمائے سلطنتِ آسماں ہے سر پر میرے
کرم سے مجکو کیا سرفراز عیسیٰ نے
بچایا رحم سے مجکو مٹھا یدِ قدرت
تیری جناب مقدس کا شکر کرتا ہوں
فدا ہوں عقدہ کشائی پہ آنکی تیری
زبسکہ دست سخائے تو در جہاں مرونے
مسیحا چھوڑ نہ مجکو کہ ناتواں ہوں میں
کہاں تلک میں سہوں ظلم و ہر نا ہنجار
جفاکشی کی نہیں مجھ میں طاقت اب باقی
ہوا ہے بہرہ ور میری نیچی عالم
کرتا جہاں بدن میں تجھ سے من میں نجات
سراب ہے سجدہ میں آپکے در پر
زباں ہے میری مدح آپکی جبتک

مسیح ہے والا ہو کلا لا الہ الا انت
کف دہان مبارک ہے دوائے اعمیٰ
ہو زندہ مردۂ صد سالہ تم جو دیں فرما
کلام آپکا ہے درد لا دوا کی دوا
کہ ہوئے گنگ مجنے کر ریغ ہو جا
صفائی دل سے ہیں شاگرد حضرت عیسیٰ کے
بہشت انکا ہے گھر انکی ہے جناں شئی
سما مد اسکی ہے بیرون حیطۂ احصا
فگندہ خاک بر و بتان مسیحا
قوی ہیں مسیح سے ہے میری پشت استغنا
جفائے دست زمانہ کا نہیں ملا
کریگا کیا مجھے نیر نخش اشرار
جہاں و اہل جہاں کر رہے تہ و بالا
بآستانۂ عیسیٰ ہوں ناصیہ فرسا
جبین عجز نگوں ہوں قبۂ والا
نہیں ہے حاجت دیوان و ثروت کسریٰ
نہیں ہے آرزوئے جاہ و حشمت دارا
نہیں ہے چند زمانہ کی اب مجھے پروا
مسیحا تو نے کیا مجکو دام غم سے رہا
دکھایا فضل سے مجکو شعاع نور ہدا
کلیسیا میں لیا تو نے اپنی مجکو بلا
نہیں ہا مجھے ضرر دو دوری کا رہ جو کا
گہر فشاں ند گراں گشت دامن فردا
زمانہ و شمن و شیطاں عدوئے جان ہیں پر
کہاں تلک میں کروں ضبط مجکو بچا خدا
مسیحا بندہ ہوں رگوں حضور بلا
تیری جناب میں ہے التجا کہ ہو مہتا
حیات کیمیا تن من ہو جو مجھ تا تنہا
گناہگار ہوں مجکو دیتا ہوں تیرا خبری
زبان میں تو اسے ہو دہن زیبا

رؤداد جلسۂ خاص مینوسپل کمیٹی لودیانہ منعقدہ ۱۰ اکتوبر ۱۸۸۸ء

اشتہار نمبر ۳۰۰ نمبر ۱۰۰ مورخہ ۵ - اکتوبر ۱۸۸۸ء مندرجہ گزٹ انگریزی گورنمنٹ

پنجاب حصہ اول الف **چونکہ** چودھری علی بخش صاحب چودھری ایشر سنگھ صاحب حاضر نہیں ہیں لہذا باتفاق رائے کمیٹی تجویز ہوئی کہ تقرر پریزیڈنٹ و وائس پریزیڈنٹ تاریخ ۱۰ اکتوبر ۱۸۸۸ء روز دو شنبہ آئندہ تک ملتوی رہے - اور چودھری ایشر سنگھ کو بنظام ہر دو ممبر یعنی الگ نوٹس دیا جاوے **تقرری** ممبران دو تہائی منتخب پریزیڈنٹ و وائس پریزیڈنٹ صاحب بجملہ ممبران مندرجہ ذیل بموجب دفعہ ۱۰ ایکٹ ۲۰ ۱۸۸۳ء - ماسٹر مولراج صاحب مرزا الہی بخش صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر - شہزادہ محمد نادر صاحب آنریری مجسٹریٹ - ڈاکٹر بھگوانداس صاحب بہادر - مسٹر آر بکر صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی اسکول خواجہ احسن شاہ صاحب مولوی محمد حسن صاحب منشی نظام الدین صاحب بابو رام ترتھ داس صاحب منشی رحیم بخش صاحب - منشی محمد بخش صاحب مسٹر ایم ولی صاحب بابو شب سروپ داس صاحب - لالہ سالگ رام صاحب سردار علی محمد خان صاحب سید سردار علی صاحب سید غلام محمد صاحب - لالہ منسا رام صاحب چودھری ایشر سنگھ صاحب چودھری علی بخش صاحب **نمبر ۲** پیش ہوا کہ بموجب مندرجہ نوٹس نمبر ۱۳ مورخہ ۲۱ مارچ ۱۸۸۸ء جو ممبر صاحبان حلقہ ہائے نمبر ۵ و ۶ و ۷ و ۱۰ کا کام کرنے سے بند کرے گئے اب جو ممبران ان حلقہ ہائے پر مقرر ہوگئے ہیں وہ اپنا اپنا کام کریں - **تجویز** ہوئی کہ ممبران تقرر شدہ حال اپنے اپنے حلقہ ہائے کا کام کریں

رؤداد جلسۂ خاص مینوسپل کمیٹی لودیانہ منعقدہ ۱۷ اکتوبر ۱۸۸۸ء

باجلاس ذیل شہزادہ محمد نادر صاحب - مرزا الہی بخش صاحب خواجہ احسن شاہ صاحب سید غلام محمد صاحب - منشی نظام الدین صاحب سید سردار علی صاحب - بابو رام ترتھ داس صاحب سردار علی محمد خان صاحب مسٹر ولی صاحب - بابو شب سروپ داس صاحب ماسٹر مولراج صاحب - لالہ منسا رام صاحب چودھری ایشر سنگھ صاحب لالہ سالگ رام صاحب - بابو بھگوانداس صاحب - منشی محمد بخش صاحب - مولوی محمد حسن صاحب چودھری علی بخش صاحب مسٹر آر بکر صاحب - منشی رحیم بخش صاحب ممبران

نمبر ۱ مرزا الہی بخش صاحب نے پیش کیا کہ بوجہ خلو عہدہ میر مجلس و نائب ایک صاحب صاحبان حاضرین میں سے آج کے جلسہ کے لئے میر مجلس مقرر کیا جاوے اور خواجہ احسن شاہ صاحب نے تائید فرمائی - باتفاق رائے کمیٹی **تجویز** ہوئی کہ شہزادہ نادر صاحب کو آج کے لئے میر مجلس مقرر کیا جاوے

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری سی۔ بی نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا